۲۵ ذُوالحِجّۃِ الحرام ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنّت (قسط:215)

کرنٹ یا آگ لگنے کی صُورت میں بچاؤ کا طریقہ

- غسّال کا نماز کی اِمامت کرنا کیسا؟ 5
- جہیز کو لعنت کہنا کیسا؟ 5
- پتنگ اُڑانا کیوں منع ہے؟ 9
- عُلَما کا لباس کیسا ہونا چاہیے؟ 18

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کَرَنٹ یا آگ لگنے کی صُورت میں بَچاؤ کا طَرِیقہ[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۲صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو (یعنی سجاؤ)، کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نُور ہو گا۔**[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کرنٹ یا آگ لگنے کی صُورت میں بچاؤ کا طریقہ

سُوال: آئے دن اِس طرح کے مسائل کا سامنا ہوتا ہے۔ ایسے حالات میں اِنسان کے ذِہن میں دوسرے کو بچانے کا فوری حل کیسے آئے؟ (ایک ویڈیو دِکھائی گئی جس میں ایک شخص کو کَرَنٹ لگا اور دوسرے نے اپنا رُومال اُس کے گلے میں ڈال کر کھینچا جس سے وہ شخص بچ گیا۔ پھر یہ سُوال کیا گیا۔)

جواب: جس کی قسمت میں بچنا ہوتا ہے اُس کے لئے اَسباب ہو جاتے ہیں اور سامنے والوں کو سمجھ آجاتی ہے کہ اُس کو اِس طرح بچانا ہے۔ ورنہ ایسے حالات میں کسی کو بچا لینا بہت مشکل ہوتا ہے۔ ریسکیو (Rescue) والے تربیت یافتہ لوگ ہوتے ہیں، انہیں معلوم ہوتا ہے کہ کیا کرنا ہے؟ یُوں وہ جان بچا لیتے ہیں۔ بعض سمجھ دار لوگ جنہیں کچھ معلومات ہوتی ہے وہ بھی ایسے موقع پر جان بچا لیتے ہیں۔ مثلاً کسی کو کَرَنٹ لگ گیا ہے اور وہ پول وغیرہ سے چپکا ہوا ہے، یا کسی نے ننگی تار

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲۵ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام ۱۴۴۱ھ بمطابق 15 اگست 2020 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت)

2 ...... فردوس الاخبار، باب الزای، ۱/۴۲۲، حدیث: ۳۱۴۹۔

www.dawateislami.net

پکڑی ہوئی تھی اور اب اُس میں کَرَنٹ آ گیا ہے جس کی وجہ سے تار، نے اُسے پکڑ لیا ہے تو اگر ایسے شخص کو ہاتھ سے کھینچیں گے تو خُود بھی چپک جائیں گے، اِس لئے ایسے شخص کو کسی کپڑے یا چادر وغیرہ کے ذریعے کھینچنا چاہیے، جبکہ وہ کپڑا یا چادر گیلی نہ ہو، کیونکہ گیلی ہونے کی صُورت میں اُس میں بھی کَرَنٹ آ جائے گا۔ جس شخص کو کَرَنٹ لگا ہے اگر اُسی کے کپڑوں سے پکڑ کر اُسے کھینچیں تب بھی وہ بچ سکتا ہے، بشرطیکہ اُس کے کپڑے بھی گیلے نہ ہوں۔ خشک لکڑی کے ذریعے بھی ایسے شخص کو ہٹایا جا سکتا ہے۔ جو چیزیں Metal (یعنی دھات) کی بنی ہوتی ہیں اُن کے ذریعے نہیں ہٹا سکتے، کیونکہ Metal میں کَرَنٹ دوڑ جاتا ہے جس کی وجہ سے ہٹانے والا شخص خود بھی چپک سکتا ہے۔

ایسے موقعوں کے لئے اِنسان تھوڑی Training (یعنی تربیت) لے لے تو بہت کام آتی ہے۔ جیسا کہ اگر کسی کے کپڑے میں آگ لگ جائے تو وہ بھاگتا ہے، حالانکہ اُسے چاہیے کہ بھاگے نہیں، کیونکہ بھاگنے سے ہَوا لگے گی اور آگ زیادہ بھڑکے گی۔ ایسے شخص کو چاہیے کہ زمین پر لَوٹے، کیونکہ لَوٹنے سے دباؤ پڑے گا اور یُوں آگ بجھ سکتی ہے۔ اِس موقع پر دیکھنے والے کو چاہیے کہ ایسے شخص پر کوئی چادَر، کمبل یا گُدڑی وغیرہ ڈال دے، اِس طرح آگ کو آکسیجن (Oxygen) نہیں ملے گی اور وہ بجھ جائے گی، کیونکہ آکسیجن کے ذریعے آگ بڑھتی ہے۔ ہر شخص کو تھوڑی بہت معلومات ہونی چاہیے۔ لیکن مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ اُس وقت آدمی کو سمجھ نہیں آتی اور وہ سب کچھ معلوم ہوتے ہوئے بھی بھول جاتا ہے۔ یہ مقدَّر کی بات ہوتی ہے۔ اِنسان کو چاہیے کہ حفاظت کی دُعائیں پڑھتا رہا کرے، اِس سے بہت بچت ہوتی ہے۔ مثلاً صبح و شام تین تین بار "بِسۡمِ اللهِ عَلٰی دِیۡنِیۡ بِسۡمِ اللهِ عَلٰی نَفۡسِیۡ وَ وُلۡدِیۡ وَاَھۡلِیۡ وَمَالِیۡ" پڑھ لیا کرے، صبح پڑھے گا تو شام تک اور شام کو پڑھے گا تو صبح تک حِفاظت رہے گی۔[1] اِنۡ شَآءَ الله۔

ایکسیڈنٹ اور دھماکوں میں عوام کا انداز

عَرَبی مُحاوَرہ ہے کہ "اَلۡعَوَامُ کَالۡاَنۡعَام۔ یعنی عَوام چوپایوں اور جانوروں کی طرح ہوتی ہے۔" جب کہیں ایکسیڈنٹ یا

---

1 ...... فیض القدیر، حرف القاف، ۴/ ۶۸۳، تحت الحدیث: ۶۱۳۹-۶۱۴۰۔

www.dawateislami.net

دھماکہ ہوتا ہے تو عَوام بے دَردی سے زَخمیوں کو کھینچ کھینچ کر اور دھکیل دھکیل کر گاڑی میں پوٹلوں (یعنی گٹھڑوں) کی طرح ڈال رہی ہوتی ہے جس کی وجہ سے کم زَخمی آدمی زیادہ زَخمی ہو جاتا ہے اور بسا اَوقات زَخمی مر ہی جاتا ہے۔ مجھے کسی نے بتایا تھا کہ ایک جگہ دھماکہ ہوا جس میں کئی لوگ شہید ہوئے، اُن میں ایک لیڈر بھی شہید ہو گیا، حالانکہ وہ لیڈر بچ سکتا تھا، کیونکہ وہ صرف زَخمی ہوا تھا، لیکن جس اَنداز میں اُسے گھسیٹا گیا اور لے جایا گیا وہ خطرناک ثابت ہوا۔ پھر اُس میں ایک نادانی یہ بھی ہوئی کہ ہسپتال پہنچ کر اُس لیڈر کے چاہنے والوں نے شور شرابا کیا اور ڈاکٹروں کو دھکے مارے، جس کی وجہ سے ڈاکٹر بھی بھاگ کر چُھپ گئے اور یُوں وہ شخص جان کی بازی ہار گیا۔ یہ جہالت ہے۔ ایسے موقع پر ڈاکٹر مائی باپ ہوتا ہے، اُسے Free (یعنی آزاد) چھوڑ دینا چاہیے، نہ کہ اُسے خوفزدہ کر کے بھگا دینا چاہیے۔ بے چارے کئی لوگ اِس طرح دَم توڑ جاتے ہوں گے یا اُن کی تکلیفوں میں اِضافہ ہو جاتا ہو گا۔ اِس کا کوئی حل بھی نہیں ہے، کیونکہ جب بھگدڑ مچتی ہے تو عَوام بھاگ کر ایک دوسرے کو ہی کچل کر مار دیتی ہے۔ مِنٰی شریف میں جب آگ لگی تھی تب بھی بھگدڑ مچ گئی تھی۔ میں لوگوں کو روک رہا تھا کہ "بھائی! بھاگ کیوں رہے ہو! آگ تمہارے پیچھے تھوڑی آ رہی ہے۔" ایسے موقع پر کوئی بے چارہ بچنا بھی چاہے تو عَوام اُسے گِرا دیتی ہے۔ میرا تجربہ یہ ہے کہ ایسے حالات میں اِنسان کو دیوار سے لگ جانا چاہیے، یا کسی سُتون یا کار وغیرہ کے پیچھے پناہ لینی چاہیے، قوم بھاگ رہی ہے تو بھاگنے دیا جائے، اُنہیں روک تو نہیں سکتے، اپنے آپ کو Save (یعنی محفوظ) کریں، دوسرے کو بچانے جائیں گے تو خود بھی جائیں گے۔ اگر کوئی ایسی جگہ نہ ہو جس کی آڑ میں ہو کر بچا جا سکے اور روڈ چوڑا ہو تو پھر آدمی جتنا بھی ہوشیار ہو، ریلے نے اُسے کچل ہی دینا ہے۔ اللہ پاک حفاظت فرمائے۔

جب امیرِ اَہلِ سُنّت کے گھر میں آگ لگی

فرسٹ ایڈ (First Aid) کی بھی تھوڑی بہت سُدھ بُدھ ہونی چاہیے، کیونکہ گھر میں اگر کوئی زَخم آ جائے تو اِس سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ یُوں ہی آگ بجھانے کے آلات بھی گھر میں ہونے چاہئیں، یہ بھی بہت کار آمد ثابت ہوتے ہیں۔ میرے گھر میں بھی آگ بجھانے کے آلات ہیں اور پچھلے دِنوں اِس کا فائدہ بھی ہوا۔ چند دن پہلے ہمارے ہاں شارٹ سرکِٹ (Short circuit) کی وجہ سے سونے کے وقت آگ لگ گئی۔ میں تو سونے کے کمرے میں بھی چلا گیا تھا، مگر

www.dawateislami.net

اللہ کی شان کہ میرے رِضاعی پوتے حَسَن رَضا بھاگتے ہوئے آئے اور اپنی زبان میں آگ لگنے کا بتایا، میں گھبرا کر باہر نکلا، لیکن اِتنے میں ہمارے اِسلامی بھائی آگ بجھا چکے تھے۔ یُوں فوری طور پر جھٹ پٹ مُعاملہ ختم ہو گیا۔ اگر ہم سوئے ہوئے ہوتے اور اُس دوران یہ آگ لگتی تو کیا ہوتا! اِس کے بعد نگرانِ شوریٰ اور ماہِرین آئے، معلوم ہوا کہ مَدَنی چینل کی تاروں کو ٹیپ لگا کر خطرناک طریقے سے Connection کیا (یعنی جوڑا) ہوا تھا جس کی وجہ سے شارٹ سرکِٹ ہوا۔ پھر تاریں وغیرہ ہٹائی گئیں اور ایک دو دن میں جتنا ممکن تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دُرُست کر لیا گیا۔ میں نے سجدۂ شکر بھی اَدا کیا کہ اللہ پاک نے بچا لیا، ورنہ اگر سوئے رہتے اور آگ گھیر لیتی تو کیا بنتا! اللہ پاک نے جس طرح دنیا کی آگ سے بچایا ہے اُسی طرح قبر اور جہنّم کی آگ سے بھی بچائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بُخل اور اِسراف میں فرق

سُوال: بعض لوگ اِس قدر پیسہ خرچ کرتے ہیں کہ اِسراف لگتا ہے۔ ایسے لوگ یہ کہتے ہیں کہ اِنسان کو بخیل نہیں ہونا چاہیے۔ یہ اِرشاد فرمائیے کہ اِسراف اور بُخل میں کیا فرق ہے؟

جواب: اگر کوئی اِنسان ایسی جگہ پیسہ خرچ کرتا ہے جہاں دُنیا کا فائدہ ہے، نہ دین کا، تو یہ اِسراف ہے۔[1] ویسے ہی اگر کوئی شخص زِیادہ خرچ کرتا ہے تو اِسے اِسراف نہیں کہیں گے، کیونکہ اگر وہ اچھّے کام میں زِیادہ پیسے خرچ کر رہا ہے تو اِسے اِسراف کیسے کہہ سکتے ہیں! مثلاً کسی جگہ 12 ہزار چندہ چاہیے تھا، لیکن اُس نے ایک لاکھ 12 ہزار چندہ دے ڈالا تو اِسے اِسراف نہیں کہیں گے، کیونکہ ”لَا خَیْرَ فِی الْاِسْرَاف۔ یعنی اِسراف میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔“ اور ”وَلَا اِسْرَافَ فِی الْخَیْر۔ یعنی بھلائی کے کام میں کوئی اِسراف نہیں ہے۔“[2]

اِنسان کو بخیل نہیں ہونا چاہیے۔ بُخل کی دو صُورتیں ہیں: (1) جہاں شریعت نے خرچ کرنے کا حکم دیا ہو وہاں خرچ نہ کرنا، مثلاً صاحبِ نِصاب کو حکم ہے کہ جب شرائط پائی جائیں تو زکوٰۃ دے، اب اگر ایسا شخص زکوٰۃ نہیں دیتا، فِطرہ اَدا نہیں

---

1 ……الحدیقۃ الندیۃ، الخلق السابع والعشرون…الخ، ۲/۲۸۔

2 ……تفسیر کشاف، پ۱۹، الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۷، ۳/۲۹۳۔

کرتا، یا قُربانی نہیں کرتا تو وہ بخیل ہے اور یہ بُخل زِیادہ خطرناک ہے۔(2) جہاں مُرَوَّتاً خرچ کرنا چاہیے وہاں خرچ نہ کرنا بھی بُخل کی ایک صُورَت ہے۔[1] آج کل لوگ بات بات پر کہہ دیتے ہیں کہ ”یار بخیل ہے، بڑا کنجوس ہے“ حالانکہ وہ کنجوس نہیں، کفایت شعار ہوتا ہے، آپ کی طرح ہوٹلوں میں پیسے نہیں اُڑاتا، بلکہ گھر کا کھانا کھاتا ہے، یہ شخص بخیل اور کنجوس نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص واقعی کنجوس ہو تب بھی اُسے کنجوس نہیں کہنا چاہیے، کیونکہ اُس کا دِل دُکھے گا۔

غَسَّال کا نَماز کی اِمامت کرنا کیسا؟

سُوال: کیا میّت کو غسل دینے والا شخص نَمازِ جنازہ پڑھا سکتا ہے یا اِمامت کروا سکتا ہے؟ (حافظ محمّد عامر۔ بورے والا)

جواب: جی ہاں۔ اگر کوئی شخص میّت کو غسل دیتا ہے تو وہ اَذان بھی دے سکتا ہے، اِمامت کا اَہل ہے تو نَماز بھی پڑھا سکتا ہے، جُمُعہ پڑھانے کا اَہل ہے تو جُمُعہ بھی پڑھا سکتا ہے اور نِکاح بھی پڑھا سکتا ہے۔ میّت کو غسل دینے سے کوئی خرابی پیدا نہیں ہوتی اور نہ ہی میّت کو غسل دینے والے شخص پر غسل فرض ہوتا ہے۔ البتہ میّت کو غسل دینے کے بعد نہا لینا مستحب ہے۔[2] اگر کوئی میّت کو غسل دینے کے بعد نہیں نہاتا تو وہ گُناہ گار نہیں ہے۔

جہیز کو لعنت کہنا کیسا؟

سُوال: کیا بیٹی کو جہیز دینا سُنّت ہے؟ مُعاشَرے میں کہا جا رہا ہے کہ ”جہیز ایک لعنت ہے“ ایسا کہنا کیسا؟

(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی صاحبزادی، شہزادیٔ کونین حضرتِ سَیِّدَتُنا بی بی فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو جہیز عطا فرمایا تھا۔[3] اِن کے علاوہ دیگر شہزادیوں کو جہیز عطا فرمایا تھا یا نہیں، مجھے نہیں معلوم۔ نیز یہ بھی میرے علم میں نہیں ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیٹیوں کو جہیز دینے کا حکم اِرشاد فرمایا ہو۔ اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

---

1 ......احیاء العلوم، کتاب ذم البخل وذم حب المال، حکایات البخلاء، ۳/۳۲۰۔

2 ......فتاویٰ رضویہ، ۲/۴۵۔

3 ......فتاویٰ رضویہ، ۱۲/۱۴۸۔

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں کہ ”پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو عمل ایک آدھ بار کیا ہو اُس کو سُنّت نہیں کہا جا سکتا۔“[1] ہاں! اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی عمل کو کرنے کا حکم فرمایا ہو تو اُس کا مُعاملہ الگ ہے۔ اِس لئے جہیز کو سُنّت نہیں کہا جائے گا، بلکہ یہ کہا جائے گا کہ ”جہیز دینا حدیثِ پاک سے ثابِت ہے۔“

کوئی مسلمان مطلقاً یہ نہیں کہے گا کہ ”جہیز ہونا ہی نہیں چاہیے۔“ آج کل جو جہیز کو لعنت کہا جا رہا ہے وہ مُحاوَرَ تاً کہا جا رہا ہے اور اُس کا مطلب یہ ہے کہ جہیز کے نام پر جو لاکھوں کروڑوں روپوں، طرح طرح کے فرنیچرز اور اِتنے اِتنے سونے (Gold) کا مُطالَبہ کیا جا رہا ہے وہ لعنت ہے۔ ورنہ در حقیقت جہیز لعنت نہیں ہے، کیونکہ جو چیز سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابِت ہو وہ لعنت کیسے ہو سکتی ہے! شریعت میں جہیز دینا منع نہیں ہے اور نہ ہی اِس کی کوئی مِقدار مُعَیَّن ہے کہ اِس سے زِیادہ دِیا تو جائز نہیں ہو گا، مثلاً کوئی اپنی بیٹی کو 12 کروڑ کا جہیز دیتا ہے تو شریعت اُس پر کوئی حکم نہیں لگائے گی۔ اِن معنوں پر جہیز لعنت نہیں ہے۔ البتہ سسرال والوں کے مُطالَبوں کی وجہ سے اور اُن کے شر سے بچنے کے لئے جو جہیز دیا وہ بُرائیوں والا حصّہ لعنت ہے۔

جہیز کی خرابیاں ختم کرو!

آپ بتایئے کہ آج کل کون سی شادی شریعت کے مطابق ہو رہی ہے! آپ نے کسی خاندان میں کوئی شادی ایسی دیکھی ہے جس میں ساری تقریبات عین شریعت اور سُنّت کے مُطابِق ہوئی ہوں! بہت مشکل ہے کہ ایسا کہیں ہو۔ اب کیا ہم یہ کہنا شروع کر دیں گے کہ ”مَعَاذَ اللّٰہ شادی لعنت ہے۔“ ایسا کبھی سُنا بھی نہیں ہے اور مُحاوَرَ تاً بھی ایسا نہیں کہا جاتا، کیونکہ شادی سے کوئی نہیں بچتا، سب کو شادی کرنی ہوتی ہے، اِس لئے یہ مُحاوَرہ بن نہیں پایا اور شاید بن بھی نہیں پائے گا۔ جو چیز غلط ہے وہ غلط ہے۔ اگر ناک پر مکھی بیٹھ جائے تو ناک کو لعنت نہیں کہیں گے۔ ناک اچّھی چیز ہے، اِس لئے ناک نہیں کاٹو! بلکہ مکھی اُڑاؤ! جہیز کو باقی رکھو اور جہیز میں جو خرابیاں آگئی ہیں اُنہیں نِکال کر باہر پھینکو! کیونکہ جہیز دینا میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابِت ہے، اِس لئے ہمارے سر آنکھوں پر ہے۔ چشمِ ما روشن، دلِ ما شاد (یعنی میری آنکھوں کا نُور اور میرے دِل کی راحت ہے)۔

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۱۰۸۔

www.dawateislami.net

اِمام مالِک کا حدیث بیان کرنے کا اَنداز

سُوال: حدیثِ پاک پڑھنے کا کیا اَنداز ہونا چاہیے؟

جواب: اِس کا جواب حضرتِ سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھئے! لیکن ہم اُن کے جواب پر عمل نہیں کر سکتے، کیونکہ حضرتِ سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب حدیثِ پاک بیان کرنے لگتے تو پہلے نہاتے، خُوشبو لگاتے، اُس کے بعد بڑے اِہتِمام کے ساتھ تشریف فرما ہو کر خشوع خضوع کے ساتھ حدیثِ پاک سناتے۔[1] یہ سب ہم حکایت کے طور پر بیان تو کرتے ہیں، لیکن اِس پر عمل کرتے آج تک کسی کو دیکھا نہیں ہے۔ ایسا کرنا فرض و واجب بھی نہیں ہے۔ البتہ یہ عشق کی بات ضرور ہے۔ جتنا اَدَب کریں گے اُتنا آگے بڑھیں گے۔ بااَدَب بانصیب۔ جو شخص حضرتِ سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسا انداز اِختیار نہیں کرتا اُسے بے اَدَب اور بے نصیب نہیں کہیں گے، ورنہ سارے عُلَما اِس کی لپیٹ میں آجائیں گے اور خود میں بھی اِس سے بچ نہیں پاؤں گا۔ اِتنا اِہتِمام کوئی نہیں کر سکتا۔ حدیثِ پاک بیان کرنے میں یہ حضرتِ سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا حصّہ تھا، وہ لے گئے۔ اللہ پاک ہمیں اُن کی بَرَکتیں نصیب فرمائے۔

خواہ طالبِ علم ہو، یا اُستاد، یا کوئی عام مسلمان ہو، جو جتنا اَدَب کرے گا اُتنا پائے گا۔ حدیثِ مُبارَکہ یعنی میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان چاہے کسی کاغذ پر لکھا ہو یا کوئی پڑھ کر سُنا رہا ہو، ہر مسلمان اُس کا اَدَب سمجھ سکتا ہے اور عام طور پر کچھ نہ کچھ اَدَب ضرور کیا جاتا ہے۔ حدیث کی کتاب یا کوئی دینی کتاب اگر اُٹھانی ہو تو اُس سے پہلے وُضو کر لینا مستحب ہے۔[2] اگر کوئی بغیر وُضو کئے اُٹھا لیتا ہے تو ہم اُسے گناہ گار نہیں کہیں گے۔ حدیثِ پاک پڑھنے یا سُننے سے قبل خوشبو لگانا بھی اچھا عمل ہے۔ ہو سکتا ہے کہ دورۂ حدیث کے جو طلبہ آج جمع ہوئے ہیں وہ بھی نہا کر، خُوشبو لگا کر اور عُمدہ لباس پہن کر آئے ہوں۔ بہر حال! ہر شخص کا حدیث پڑھنے یا سُننے کے لئے اِمام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسا اِہتِمام نہیں ہوتا۔ جسے اللہ پاک توفیق دے وہی ایسا کرتا ہے۔ حدیث شریف کی کتاب کو زمین پر نہیں، اچھی اور اُونچی جگہ رکھنا چاہیے۔ اور خود اُس سے

---

1 ......الشفاء، القسم الثانی...الخ، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل فی سیرۃ السلف...الخ، ۲/۴۵۔

2 ......فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۸۔

www.dawateislami.net

نیچے بیٹھنا چاہیے۔ یہ نہ ہو کہ خود اُوپر ہوں اور کتاب نیچے ہو، یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اللہ پاک ہمیں اَدَب نصیب فرمائے اور باأدَبوں کا صدقہ عطا فرمائے۔

دُوسروں کا خیال رکھئے

سُوال: حضور! یہ دیکھئے! ایک مُرغا، مُرغی کا دِھیان کر رہا ہے، لیکن اِنسان دوسرے اِنسان کا خیال نہیں کرتا، لوگ مَر رہے ہیں، ذَرا لوگوں کو سمجھائیے! (ایک منظر دِکھایا گیا جس میں ایک مُرغا بارِش کے دوران مُرغی کے اُوپر اپنا پَر پھیلا کر اُسے بارِش سے بچانے کی اپنی سی کوشش کر رہا تھا اور یہ سُوال کیا گیا۔)

جواب: کیا بات ہے! یہ واقعی انوکھا منظر ہے۔ اِس سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملتا ہے کہ جب جانور ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کرتے ہیں تو ہم اِنسانوں کو تو ایک دوسرے کے ساتھ زیادہ ہمدردی کرنی چاہیے۔ لیکن افسوس! اِنسانوں کی ایک تعداد ایسا نہیں کرتی۔ خود محفوظ ہیں تو بس سب ٹھیک ہے۔ "حضرتِ سَیِّدُنا سَری سَقَطِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بازار میں دُکان تھی، ایک دفعہ اُس بازار میں آگ لگ گئی، پورا بازار جل گیا، لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دُکان بچ گئی۔ جب آپ کو اِس بات کی خبر دی گئی تو بے ساختہ آپ کے منہ سے نکلا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" مگر فوراً ہی اپنے نفس کو ملامت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: "فقط اپنا مال بچ جانے پر میں نے کیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ دیا!!" چنانچہ آپ نے تِجارت کو خیر باد کہہ دیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنے پر توبہ و مُعافی کی خاطر عُمر بھر کے لئے دُکان چھوڑ دی۔"[1] کیا شان ہے ہمارے بزرگوں کی! یہ تھا اُن کا ذہن کہ خود نقصان سے بچ کر خوش نہیں ہونا، بلکہ دوسروں کے نقصان کا بھی خیال رکھنا ہے۔ سیلاب آیا ہوا ہے، دوسروں کا مال ڈوب رہا ہے اور ہم اپنے سامان کے ساتھ بچ کر نکل جائیں، نہیں! ایسا نہیں کرنا! اگر کوئی وائرس آیا ہوا ہے اور میں اُس وائرس سے بچ گیا ہوں تو مجھے اس وائرس کے شکار لوگوں سے ہمدردی اور خیر خواہی کرنی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ کوئی مسلمان دوسرے کی غم خواری نہیں کر رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایک تعداد ہے جو غم خواری کر رہی ہے۔ اللہ کریم ہم کو بھی غم خواری کرنے والوں میں شامل فرمائے۔

---

1 ......احیاء العلوم، کتاب المحبۃ والشوق...الخ، بیان حقیقۃ الرضا...الخ، ۵/۱۷۔

www.dawateislami.net

پتنگ اُڑانا کیوں منع ہے؟

سُوال: پتنگ اُڑانا کیوں منع ہے؟(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: ایک وجہ یہ ہے کہ پتنگ اُڑانا لَہْو ولَعِب میں آتا ہے اور حدیث پاک میں لَہْو ولَعِب سے منع فرمایا گیا ہے۔[1] دوسری وجہ یہ ہے کہ پتنگ اُڑانے کے نقصانات بہت ہیں۔ اِس کی ڈور سے کتنے لوگ زَخمی ہو جاتے ہیں اور کئی لوگوں کی گردنیں تک کٹ جاتی ہیں۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ یہ فُضول خرچی ہے۔ اِس کے علاوہ بھی پتنگ اُڑانے کے کئی نقصانات ہیں۔ اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور دیگر عُلَمائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ پتنگ اُڑانا اور اِس کی ڈور لُوٹنا حرام ہے،[2] کیونکہ ڈور کا مالِک وہ شخص ہے جو پتنگ اُڑا رہا تھا، جبکہ یہ لوگ لٹیرے اور ڈاکو بن کر ڈور لوٹ لیتے ہیں اور مَعَاذَ اللّٰہ اِسے اپنا حق سمجھتے ہیں۔ جن لوگوں نے آج تک کبھی بھی پتنگ اُڑائی ہے یا ڈور لوٹی ہے وہ توبہ کریں اور توبہ کے تقاضے پورے کرتے ہوئے مالِک کو ڈور واپس کریں، یا اُس کی قیمت اَدا کریں، یا اُس سے مُعاف کروائیں، یا اِس کے علاوہ جو ترکیب بنتی ہو وہ بنائیں، ورنہ آخرت میں پکڑے جائیں گے۔ ہمیں کسی کی چیز نہیں لینی چاہیے اور ایسے کاموں میں نہ خود پڑنا چاہیے اور نہ ہی ایسے کاموں کا تماشا دیکھنا چاہیے۔ پتنگ اُڑ رہی ہے اور ہم لطف اندوز ہو رہے ہیں، یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ اگر ہم اِس کام کو زَبان یا ہاتھ سے نہیں روک سکتے تو کم از کم دل میں ہی بُرا جانیں، دِل سے بُرا جاننا تو ضروری ہے اور یہ اِیمان کا کمزور دَرَجہ ہے۔[3] دعوتِ اِسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کا ایک رِسالہ "بسنت میلا"[4] ہے، اُس میں پتنگ اُڑانے کی مذمّت میں مواد موجود ہے، اُس کا مُطالعہ فرمائیں۔ اللہ پاک ہمیں اپنی آخرت بہتر بنانے کی سوچ عطا فرمائے۔

---

1 ......ترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب ماجاء فی فضل الرمی فی سبیل اللہ، ۳/۲۳۸، حدیث:۱۶۴۳۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۶۶۰۔

3 ......مسند امام احمد بن حنبل، مسند ابی سعید الخدری، ۴/۱۸۴ حدیث: ۱۱۸۷۶۔

4 ......"بسنت میلا" یہ رِسالہ امیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف ہے جس کے 24 صفحات ہیں۔ اِس رِسالے میں پتنگ اُڑانے، پیچ لڑانے، اُس کی ڈور لوٹنے اور بیچنے کے شرعی حکم، نیز پتنگ بازی سے ہونے والے دُنیوی، مالی اور جانی نقصانات، پتنگ بازی سے ہونے والی ہلاکتوں کے واقعات اور اُن ہلاکتوں کے اسباب کے ساتھ ساتھ بسنت میلے کی نحوستوں کا بیان ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیر اہل سنت)

www.dawateislami.net

جہری نمازوں میں "آیاتِ سجدہ" تِلاوت کرنا کیسا؟

سُوال: میں اِمامِ مسجد ہوں اور جہری نمازوں میں تَسَلْسُل کے ساتھ قرآن پاک سُنانے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ یہ اِرشاد فرمائیے کہ جہاں جہاں سجدۂ تلاوت آئے وہاں مجھے کیا کرنا چاہیے؟(محمد حبیب عطاری۔ بہاولپور)

جواب: جہاں سجدۂ تِلاوت آئے گا وہاں آپ کو سجدہ کرنا ہو گا، لیکن آپ چونکہ عام نمازوں میں مسلسل قرآنِ کریم پڑھ رہے ہیں جس کی وجہ سے درمیان میں آیاتِ سجدہ آ رہی ہیں، جبکہ عَوام صرف تراویح میں سجدۂ تِلاوت کرنے کی عادی ہے، اِس لئے عام نمازوں میں آپ کا سجدۂ تِلاوت کرنا عَوام کی سمجھ میں نہیں آئے گا۔ میں نے بہت پہلے ایک قصّہ کسی عالِم صاحب سے سُنا تھا کہ ایک بے نمازی شخص عید کی نماز پڑھنے گیا تو اتّفاق سے نماز میں کوئی ایسا مسئلہ ہو گیا جس کی وجہ سے اِمام صاحب کو سجدۂ سہو کرنا پڑا، وہ بے نمازی سجدۂ سہو دیکھ کر چونکا اور سوچنے لگا کہ "پتا نہیں! یہ کون سا فرقہ ہے جو ایک طرف سَلام پھیر کر پھر دو سجدے کرتا ہے!!" اِس لئے ہمیں عوام کے ساتھ چلنا چاہیے۔ البتہ سجدۂ سہو کے اَحکامات اپنی جگہ باقی رہیں گے۔ اگر آپ عام نمازوں میں آیتِ سجدہ آنے کے بعد سجدۂ تِلاوت کرتے ہیں تو ہو سکتا ہے کہ آپ کے مستقل نمازیوں کو یہ بات معلوم ہو، لیکن کوئی اجنبی آئے گا اور یہ مُعامَلہ دیکھے گا تو اُسے تعجب ہو گا، اِس لئے وہ کام کیا جائے جو عوام برداشت کر سکے اور وہ پریشان نہ ہو۔ تَنْفِیرِ عَوام سے بچنا ضروری ہے، ورنہ عَوام مسجد سے دُور ہو جائے گی کہ "اِمام کو دیکھو، فرض نمازوں میں سجدے کرواتا رہتا ہے۔" اور اگر کبھی سِرّی نماز میں آیتِ سجدہ تِلاوت کی اور سجدۂ تِلاوت کیا تو وہ اور بھی عجیب ہو جائے گا۔

بھاری مال کو ہلکا یا ہلکے مال کو بھاری کہہ کر بیچنا کیسا؟

سُوال: میرا فرنیچر کا کام ہے۔ بعض دکاندار ایسا کرتے ہیں کہ ہلکے مال کو بھاری اور بھاری مال کو ہلکا کہہ کر بیچ دیتے ہیں، ایسا کرنا کیسا؟(محمد صدیق قادری)

جواب: بعض چیزیں وَزْن دار ہوں تو اُن کی اچّھی قیمت لگتی ہے، جبکہ بعض چیزیں اگر ہلکی ہوں تو تب اُن کی قیمت اچّھی لگائی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی چیز کو ہلکا یا بھاری کہہ کر بیچ رہا ہے اور گاہک کو معلوم ہے کہ کس چیز میں ہلکا یا بھاری کہہ رہا

www.dawateislami.net

ہے، نیز کوئی دھوکے کی صُورَت نہیں ہے اور دُکاندار جھوٹ بھی نہیں بول رہا تو ایسا کرنا صحیح ہے۔ البتہ اگر وہ ہلکی چیز کو بھاری یا بھاری چیز کو ہلکی کہہ رہا ہے، یا گھٹیا Quality (یعنی معیار) کی چیز کو اچّھی Quality کہہ کر بیچ رہا ہے اور جھوٹ و دھوکہ دہی سے کام لے رہا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہے،[1] کیونکہ جب گاہک کو معلوم ہو گا کہ مجھ سے دکاندار نے جھوٹ بولا ہے، دھوکہ دیا ہے یا چیز کے عیب کو چھپایا ہے تو وہ چیز ہی نہیں لے گا، یا اگر لے گا تو دام کم کرے گا۔ جو دُکاندار ایسا جھوٹ یا دھوکہ دہی سے کام لے گا وہ گُناہ گار ہو گا۔

جھوٹ بولنا مُنافِق کی علامت ہے

سُوال: کیا جھوٹے شخص کی کوئی نشانی ہے؟ تاکہ اُس سے بچا جا سکے۔ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: نشانی تو بعض اَوقات غیر مسلم کی بھی پتا نہیں چلتی۔ "ایک مرتبہ میں کسی مُلک میں تھا اور ہماری گاڑی سگنل پر رُکی ہوئی تھی، اِتنے میں چائے کے ہوٹل سے ایک نوجوان بھاگتا ہوا نِکلا اور بڑے پُرتپاک انداز سے مجھے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم" کہا، کسی نے مجھے بتایا کہ یہ غیر مسلم ہے۔" آج کل تو کسی کا مسلمان ہونا بھی معلوم نہیں ہوتا، کیونکہ مسلمان بھی غیر مسلموں جیسا لباس پہنتے اور اُن کی طرح بال رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کی تَہذیب و تَمَدُّن بھی غیر مسلموں جیسا ہو گیا ہے۔ خدا کی پناہ! رہی بات جھوٹے شخص کی نشانی کی، تو جب وہ جھوٹ بولے گا تبھی معلوم ہو سکے گا کہ وہ جھوٹا ہے، اِس کے علاوہ یہ بات کیسے معلوم ہو سکتی ہے! کیونکہ یہ کوئی پہیلی تو ہے نہیں جسے بُوجھا جا سکے۔ حدیثِ پاک میں مُنافِق کی یہ نشانیاں بیان کی گئی ہیں کہ "وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور اُس کے پاس اَمانت رکھوائی جائے تو خیانت کرتا ہے۔"[2]

صرف کورس کرنا یا سَنَد حاصل کر لینا عالم و مفتی بننے کے لئے کافی نہیں

سُوال: کیا آپ کو ایسا لگتا ہے کہ فی زمانہ طلبہ میں علمِ دین حاصل کرنے کا جذبہ کم ہوتا جا رہا ہے؟[3]

---

1 ...... درمختار، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ۷/ ۲۲۹۔

2 ...... بخاری، کتاب الایمان، باب علامۃ المنافق، ۱/ ۲۵، حدیث: ۳۴۔

3 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

جواب: آج کل طلبہ میں علمِ دین حاصل کرنے کا جذبہ نہیں ہے، بہت کم ایسے طلبہ ہوتے ہیں جن میں علم حاصل کرنے کا جذبہ ہو۔ مجھے کوئی مسئلہ معلوم کرنا ہوتا تھا تو میں کھارادر سے گلبرگ مفتیٔ اعظم پاکستان، مفتی وقارُالدّین صاحب رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی بارگاہ میں تقریباً سوا گھنٹے سَفَر کرکے حاضر ہوتا تھا اور واپسی میں رات ہو جاتی تھی جس کی وجہ سے صرف صَدَر تک گاڑی ملتی تھی، اِس کے بعد اگر دوسری گاڑی مِل جائے تو اُس میں سوار ہوتا تھا، ورنہ پیدل چلنا پڑتا تھا یا لِفٹ مل جاتی تھی، اِس طرح میں نے مسائل سیکھے ہیں اور آج آپ کو وہ تجربات بغیر پیسوں کے بتادیتا ہوں، لیکن آپ پھر بھی دامن چُھڑا رہے ہوتے ہیں۔ علمِ دین حاصل کرنے کے شوق میں کمی کی وجہ سے ہمارے طلبہ میں اب جیّد عُلَما کی کمی ہوتی جارہی ہے۔ جو جیّد عالِم ہو گا اُس کی معلومات اور فقہی صلاحیت بہت زیادہ ہو گی، اُس نے کثیر مطالعہ کیا ہو گا اور اب بھی اُس کا مطالعہ جاری ہو گا۔ ہمارے ہاں تو صرف اِمتحان کے لئے ہی پڑھائی کی جاتی ہے کہ اِمتحان میں کامیاب ہو جاؤں اور سَنَد حاصل ہو جائے۔ عالِم سند سے نہیں بنتا، عالِم علم سے بنتا ہے۔ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ کے پاس کوئی سَنَد نہیں تھی، لیکن اُن میں مُجۡتَہِدِین تھے۔ اب بظاہر کوئی مُجۡتَہِد نہیں ہے۔ اِسی طرح صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ میں مُفتی بھی تھے، بلکہ مُفۡتِیَات (یعنی فتوے دینے والی اور دینی مسائل بتانے والی) صحابیات بھی تھیں۔ جبکہ میں نے موجودہ دور میں ابھی تک کسی ایسی عَورت کا نام نہیں سُنا جو مُفۡتِیَہ ہو۔ آج کل جن مَردوں کے ساتھ مُفتی لگا ہوتا ہے اُن میں بھی کئی ایسے ہوں گے جنہیں مُفتی کی تعریف بتائی جائے تو ہو سکتا ہے وہ خاموش ہو جائیں۔ صرف کورس کرنے سے عالِم و مُفتی نہیں بن جاتے۔ کتابیں بہت پڑھیں، لیکن یاد کچھ نہیں ہے تو ایسا علم کار آمد نہیں ہے۔ علم تو وہ ہے جو دِل میں اُترے اور دِماغ میں بیٹھے، اِس لئے طلبۂ کرام اپنا ذِہن بنائیں کہ اپنا ذاتی مطالعہ عُمر بھر اور آخری سانس تک کرتے رہنا ہے۔

امیرِ اَہلِ سُنّت کی جامعۃ المدینہ کے طلبہ کو وصیت

علم ایسا خزانہ ہے جو بڑھتا ہی جاتا ہے، اِس لئے علم کو آگے بھی بڑھایا جائے اور اِس کام میں بُخل نہ کیا جائے۔ جن طلبہ میں صلاحیت ہو اُنہیں تدریس کرنی چاہیے، یہ سوچ کر کاروبار میں نہیں لگنا چاہیے کہ ”تدریس میں تنخواہ کم ہے، ترقّی نہیں ہے، کوئی مستقبل نہیں ہے وغیرہ۔“ میرے بھائی! دنیا میں تو کسی نہ کسی طرح گزارہ ہو جائے گا، اصل مستقبل قبر

ہے اور قبر روشن کرنے کی فکر بہت کم لوگوں کو ہے، اِس فیلڈ میں اگرچہ دو لقمے کم ملیں گے، لیکن علمِ دین کی ڈھیروں بَرَکتیں بھی حاصل ہوں گی، اِس لئے میری تمام طلبہ کو وصیت اور نصیحت ہے کہ ”علمِ دین کی فیلڈ کو نہیں چھوڑنا! جامعۃ المدینہ اور دعوتِ اِسلامی کو نہیں چھوڑنا!“ یہ ذِہن بنالیں کہ بس میں جامعۃ المدینہ کی خدمت کے لئے ہوں، کیونکہ جامعۃ المدینہ نے مجھ پر ایسا اِحسان کیا ہے کہ اگر میں زندگی بھر اِس کی خدمت کروں تو بھی اِس کا بدلہ اُتار نہیں سکتا۔ جامعۃ المدینہ نے آپ کو دورۂ حدیث میں پہنچایا اور آپ کو قرآن، حدیث اور فقہ کا علم سکھایا۔ آپ کو یہ جان کر سُرور حاصل ہوتا ہوگا کہ اب مجھے دین و دنیا کی سمجھ آگئی ہے، ورنہ پہلے کہاں گلیوں میں گھومتے پھرتے تھے، کچھ سمجھ نہیں تھی، نہ جانے کتنوں کے منہ سے مَعَاذَاللہ کفریات بھی نکل جاتے ہوں گے، جبکہ آج ہمیں اِیمان اور ضروریاتِ دین کی سُدھ بُدھ ہے، یہ ہم پر دعوتِ اِسلامی کا کتنا بڑا احسان ہے!! اِس کے باوجود کئی طلبہ ایسے ہوتے ہیں جو دعوتِ اِسلامی سے ناراض ہو کر اِس پر تنقید کرتے ہیں اور بالآخر چھوڑ جاتے ہیں۔ ہمیں ایسا نہیں کرنا! ہمارا یہ ذِہن ہونا چاہیے کہ ہمارا جنازہ بھی دعوتِ اِسلامی والے پڑھائیں اور دعوتِ اِسلامی والے ہی جنازہ اُٹھائیں، نیز قبر میں بھی دعوتِ اِسلامی والے ہی ہمیں اُتاریں۔ ہمیں دعوتِ اِسلامی کو نہیں چھوڑنا، اِس کا مَدَنی کام کرتے رہنا ہے اور دعوتِ اِسلامی، نیز جامعۃ المدینہ کو آگے بڑھاتے رہنا ہے۔

کیا گھڑی بھر کی صحبت کا بھی حق ہوتا ہے؟

سُوال: طلبہ کا آپس میں رہنے کا اَنداز کیسا ہونا چاہیے؟ (نگرانِ شوریٰ)

جواب: آپس میں ساتھ رہنے کے بھی حُقوق ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ”ایک مرتبہ اللہ پاک کے پیارے نبی محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے کسی صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ساتھ جنگل میں تشریف لے کر گئے، وہاں آپ نے دو مسواکیں چُنیں جن میں سے ایک خَم (یعنی ایک طرف جھکی ہوئی) تھی اور ایک سیدھی تھی۔ آپ نے سیدھی مسواک اپنے صحابی کو دے دی جس پر اُن صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: یَارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! سیدھی مسواک کے مجھ سے زیادہ حق دار آپ ہیں۔ ارشاد فرمایا: جو شخص گھڑی بھر بھی کسی کی صحبت اختیار کرتا ہے تو اُس سے اُس صحبت کے بارے میں سُوال کیا جائے

www.dawateislami.net

گا کہ اُس نے اُس صحبت میں اللہ پاک کا حق اَدا کیا؟ یا ضائع کر دیا؟"[1] اِس حدیث کے تحت حضرتِ سیّدُنا اِمام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: "اِس فرمان سے معلوم ہوتا ہے کہ صحبت میں اللہ پاک کا حق، "اِیثار" ہے۔ حقِّ صحبت ہر جگہ ہوتا ہے۔"[2] مثلاً ہم بس میں سَفر کر رہے ہیں اور چند منٹ کے لئے کوئی ہمارے ساتھ بیٹھا تو اُس کے لئے بھی حقِّ صحبت ہو گا۔ اِسی طرح جو طالبِ علم ہمارے ساتھ جامعہ میں موجود ہے، خواہ وہ ہمارے ہی دَرَجے کا ہو، یا کسی اور دَرَجے کا ہو، سب ہمارے پڑوسی ہیں اور اُن سب کے حقوق بھی ہیں۔ حقِّ مسلم تو ہر کسی کے ساتھ وابستہ ہے، پھر چاہے وہ ہزاروں میل دُور ہو۔ اِس لئے ہر ایک کا خیال رکھنا ہے اور اپنے اَخلاق دُرُست کرنے ہیں۔ سُنا ہے کہ جامعۃ المدینہ میں عموماً کھانے کے وقت مذاق مسخری اور بے تکلّفی کا ماحول بن جاتا ہے، اِس پر بھی غور کرنا چاہیے۔ جب ہم کھانے بیٹھتے ہیں تو ساری بوٹیاں، مسالے والے چاول اور آلو تاڑ کر اپنی طرف کر لیتے ہیں، اب دوسرا کیا کھائے! ایسا نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اِیثار کرنا چاہیے۔

بجلی کا اِسراف

سُوال: بجلی اور دیگر چیزوں میں اِسراف سے بچنے کے متعلق کچھ تربیت فرما دیجئے۔[3]

جواب: میں نے ایک بار دیکھا کہ لائن سے طلبہ سوئے ہوئے ہیں اور ہر طالبِ علم کے سَر پر ایک پنکھا گھوم رہا ہے۔ یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ یہ لوگ قوم کا چندہ اِس طرح اِستعمال کر رہے ہیں کہ ہر ایک کے لئے علیحدہ پنکھا ہے! جبکہ ایک پنکھا تین چار افراد کو کفایت کر جاتا ہے۔ ہم نے بھی وقت گزارا ہے، ہم بہن بھائی گتّے سے پنکھا کیا کرتے تھے۔ یہ سب ناظمین کی ذِمّہ داری بنتی ہے، اُنہیں اِس کا خیال رکھنا چاہیے۔ ہم سب کو اللہ سے ڈرنا چاہیے، ورنہ قیامت والے دن پکڑ ہو گی۔ جو بھی طریقۂ کار ہے اُس کے مُطابِق زِندگی گزارنی چاہیے۔

❖

1 ......تفسیر طبری، پ۵، النساء، تحت الآیة: ۳۶، ۴/۸۵، حدیث: ۹۴۸۳۔

2 ......احیاء العلوم، کتاب آداب الالفة والاخوة...الخ، الباب الثانی، ۲/۲۱۸۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۲/۶۳۳۔

3 ......یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

www.dawateislami.net

طلبہ مستقبل کے راہ نُما ہوتے ہیں، اِنہیں باعمل ہونا چاہیے

پانی بھی بے تحاشہ ضائع ہو رہا ہوتا ہے، اِس کے علاوہ کھانا بھی بہت ضائع ہوتا ہے، طلبہ کھانے میں نخرے کرتے ہیں اور تھوڑا کھاتے ہیں، جبکہ باقی پھینک دیتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے بزرگوں نے اپنے پلّے سے رُوکھی سُوکھی کھا کر اور فاقے کر کے علمِ دین حاصل کیا تھا۔ آج ہم تَر نوالہ کھاتے ہیں وہ بھی مالِ مُفت کا، اِس کے باوُجود ہمارے پاس علم کی رُوحانیت نہیں ہے، حافظہ نہیں ہے، اِخلاص نہیں ہے اور ہم مَفاد پَرَست ہو چکے ہیں۔ پہلے کے دور میں پنکھے کا تصوُّر بھی نہیں ہوتا تھا، وہ حضرات گرمی میں بیٹھ کر علمِ دین حاصل کیا کرتے تھے، علمِ دین حاصل کرنے کے لئے کئی کئی میلوں کا سَفَر کیا کرتے تھے، اُس وقت کتابیں چھاپنے کے لئے پریس بھی نہیں تھے، اِس کے باوجود وہ اِتنی کتابیں لکھ گئے کہ ہم اُنہیں چھاپ نہیں پا رہے، آج بھی کئی ایسے مخطوطات موجود ہیں جو ابھی تک منظرِ عام پر نہیں آئے۔ ہمارے پاس علم تو ہے، لیکن علم کی رُوح نہیں ہے۔ اللہ پاک ہمیں علم کی رُوح نصیب فرمائے۔ سوشل میڈیا تو ابھی آیا ہے، لیکن میں ایک عرصے سے دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے اور دیگر مَدارِس کے طلبہ عمل نہیں کرتے، اِن کی نمازوں کا کوئی ٹھکانا نہیں ہوتا، حالانکہ یہ سب مستقبل کے راہ نُما ہیں، اِنہیں اپنا ہر قَدَم اِحتیاط سے رکھنا چاہیے۔

کھانا کھاتے وقت سنجیدہ ماحول ہونا اچھا ہے

سُوال: جب ہم کھانا کھانے کے لئے بیٹھتے ہیں اُس وقت ہمیں کیا اِحتیاطیں کرنی چاہئیں اور کس طرح کی گفتگو کرنی چاہیے؟ (نگرانِ شوریٰ)

جواب: جب میرے ساتھ اِسلامی بھائی کھانا کھاتے ہیں تو کھانے کے برتن صاف بھی ہوتے ہیں، بلکہ بعض اوقات دھو کر پئے بھی جاتے ہیں۔ ورنہ آدھا کھانا پیٹ میں اور آدھا دستر خوان پر گِر رہا ہوتا ہے۔ یاد رکھیں! جو بھی عمل ہو اللہ کے لئے ہو، ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ ''اِلیاس'' دیکھ رہا ہے تو کھانا نہیں گِرانا، بلکہ کھانا اِس لئے نہیں گِرانا کہ ''اللہ'' دیکھ رہا ہے۔ اِسی طرح اگر مجھے دِکھانے کے لئے برتن چاٹیں گے تو رِیاکاری ہو گی۔ کھانے کے وقت مَذاق، شریعت واَخلاق کے دائرے میں ہو کہ بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو شرعاً جائز ہوتی ہیں، لیکن اَخلاقاً دُرُست نہیں ہوتیں۔ جتنا ہو سکے ماحول

www.dawateislami.net

سنجیدہ رکھیں کہ اِس سے جو لوگ موجود ہوں گے اُنہیں بھی فائدہ ہو گا اور جو باہر سے آکر دیکھے گا اُسے بھی فائدہ حاصل ہو گا۔ ہو سکے تو کھانا کھاتے وقت کھانے کی سنّتیں اور آداب بیان کئے جائیں۔

کیا "دورۂ حدیث" علم حاصل کرنے کا آخری سال ہوتا ہے؟

سُوال: کیا "دورۂ حدیث" علمِ دین حاصل کرنے کا آخری سال ہے؟ (نگرانِ شوریٰ)

جواب: دورۂ حدیث کو علم حاصل کرنے کا پہلا سال کہنا چاہیے، کیونکہ اِنسان پنگھوڑے سے لے کر قبر تک طالبِ علم ہی رہتا ہے۔ دورۂ حدیث والے اپنے گمان میں یہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ عَلّامَۃُ الدَّھْر (یعنی زمانے کے بہت بڑے عالم) بن گئے ہیں، بلکہ لوگ اِنہیں ابھی سے "عَلّامہ" بولتے بھی ہوں گے، حالانکہ علم حاصل کرنے کا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا، آپ نے آگے مزید کورسز کرنے ہیں، اگر تَخَصُّص فِی الْفِقْہ (یعنی مفتی کورس) میں داخلہ ملے تو ضرور لینا چاہیے، اللہ کرے آپ سب مُفتی ہو جائیں، لیکن اِس لالچ میں داخلہ نہیں لینا کہ مجھے مُفتی کا ٹائٹل مل جائے، بلکہ اللہ کی رِضا کے لئے علمِ دین حاصل کرتے رہیں اور آگے بڑھتے رہیں، اللہ پاک وہ عطا کرے گا جو تصوُّر میں بھی نہیں ہو گا۔ "جس کا علم ہو بے غرض اُس کی جزا کچھ اور ہے۔" تَخَصُّص فِی الْفِقْہ کرنے سے اپنی عبادت میں کافی دُرُستی آئے گی، دینی مسائل میں مضبوطی بڑھے گی اور اِس کے علاوہ بھی بے شمار فوائد حاصل ہوں گے۔

کیا ہر مَدَنی اور مَدَنِیّہ کو تَخَصُّص کرنا چاہیے؟

سُوال: اِس وقت مُلک و بیرونِ مُلک میں دورۂ حدیث کے طلبہ اِسلامی بھائیوں کی تعداد 988، جبکہ طالبات اِسلامی بہنوں کی تعداد 1717 ہے۔ کیا اِن میں سے ہر ایک کو تَخَصُّص فِی الْفِقْہ، تَخَصُّص فِی الْحَدِیْث یا دیگر تَخَصُّصات کی طرف بڑھنا چاہیے؟ (نگرانِ شوریٰ)

جواب: ہر ایک تو تَخَصُّص نہیں کر سکتا۔ بعضوں کے گھر میں مسائل بھی ہوتے ہیں۔ تاہم کوشش کرنے والوں میں سب کا نام ہونا چاہیے۔ جیسے وہ حکایت ہے کہ ایک بُڑھیا حضرتِ سَیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے خریداروں میں نام لکھوانے

www.dawateislami.net

کے لئے گئی تھی۔[1] اِسی طرح سب کوشش کریں اور اپنے گھر والوں کا ذِہن بنائیں۔

درسِ نِظامی کے بعد اِسلامی بہن کیا کرے؟

سُوال: درسِ نظامی کرنے کے بعد اِسلامی بہنوں کے پاس کیا مواقع ہوتے ہیں؟ نیز ان کا عِلمی سفر کیسا ہونا چاہیے؟ (نگرانِ شوریٰ)

جواب: اِسلامی بہنوں میں سے جن کے لئے ممکن ہو وہ دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ میں تدریس کریں۔ اگر تنظیمی طور پر ذِمّہ داری کی اَہلیت ہو اور ذِمّہ داری ملے تو قُبول کریں۔ اگر کسی وجہ سے ذِمّہ داری نہ ملے تو دِل چھوٹا نہ کریں، کیونکہ دل تو وہ چھوٹا کرے جو اپنے آپ کو کچھ سمجھے اور ”میں میں“ کرے، بکری ”میں میں“ کرتی ہے تو اُس کے لئے چُھری ہوتی ہے، آپ کو عاجزی کرنی ہے۔ علمِ دین کے کسی شعبے سے وابستہ رہیں گی تو علمِ دین باقی رہے گا اور دوسروں کو بھی بَرَکتیں حاصل ہوں گی۔ بے چاری اِسلامی بہنوں کے لئے کافی مسائل ہوتے ہیں، گھر میں تو مَدَنی ماحول ملتا ہے، مَدَنِیّہ کا ٹائٹل بھی مل جاتا ہے، لیکن ضروری نہیں کہ سُسرال جا کر مَدَنی ماحول ملے۔

مَدَنی اور مَدَنِیّہ کیسے خاندان میں شادی کریں؟

سُوال: مَدَنی اِسلامی بھائی اور مَدَنِیّہ اسلامی بہن کا شادی کے حوالے سے کس طرح کا ذِہن ہونا چاہیے؟ نیز انہیں کیسے خاندان میں شادی کرنی چاہیے؟ (نگرانِ شوریٰ)

جواب: اگر مَدَنی اِسلامی بھائی اور مَدَنِیّہ اِسلامی بہن کی آپس میں شادی ہو جائے تو اس سے ایک دوسرے کو سہارا مل سکتا ہے، جبکہ گھر والے راضی ہوں اور دیگر مُعامَلات بھی دُرُست ہوں۔ ورنہ اگر یہ ماڈرن گھرانے میں جائیں گی تو جو مسائل کھڑے ہوں گے۔ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ! ماڈرن گھرانے میں پردہ نہیں کرنے دیتے جو کہ بہت بڑی خرابی ہوتی ہے۔ دیکھ بھال کر کسی علمی گھرانے میں جائیں جو خوفِ خدا رکھنے والے ہوں تو اِن کے لئے مُفید رہے گا، بعض اوقات کوئی ظاہِری طور پر خوفِ خدا والا لگتا ہے، لیکن انکوائری کرو تو اُس سے لوگ بھی ڈرتے ہیں۔ کئی بار میں نے نوٹ کیا ہے کہ لوگ بول دیتے

1 ......تفسیر روح البیان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۸۶، ۱/۱۷۷۔

www.dawateislami.net

ہیں: ”اچّھی جگہ ہے۔“ پھر پتا چلتا ہے کہ وہ ایسی اچّھی جگہ ہے کہ اللہ دشمن کو بھی ایسی جگہ نہ دے۔ شادی کے لئے اِستخارہ بھی کرواتے ہیں، حالانکہ اِستخارہ ظنّی ہوتا ہے اور اُسے شرعاً بھی یقینی نہیں مان سکتے۔[1] بہر حال! جہاں مَدنی کام کرنے میں آسانی ہو ایسی جگہ شادی کی جائے، صرف پیسے اور صُورت دیکھ کرنہ کی جائے، سیرت پہلے ہے، جبکہ صورت بعد میں ہے۔

عُلَما کا لباس کیسا ہونا چاہیے؟

سُوال: عُلَما کا لباس کیسا ہونا چاہیے؟[2]

جواب: عُلَما ڈھیلا ڈھالا سادہ لباس پہنیں، اِن کے سَروں پر عمامے ہوں۔ پہلے کے عُلَما ایسے ہی ہوتے تھے۔ اب تو عُلَما کا لباس سُکڑ گیا ہے، جبکہ عوام کا لباس پھیل گیا ہے۔ عَوام کی زُلفیں ہیں، جبکہ عُلَما کی زُلفیں غائب ہیں۔ عام لوگ عمامہ باندھتے ہیں، جبکہ عُلَما خوبصورت ٹوپیاں پہنتے ہیں۔ عوام کا سادہ لباس ہوتا ہے، جبکہ عُلَما ڈارک کلر کے لباس پہنتے ہیں۔ یہ ”اِنقلابِ معکوس“ یعنی اُلٹا اِنقلاب ہے۔ پُرانے عُلَما اب بھی سادہ ملیں گے۔ ہم شعر پڑھتے ہیں:

تیری سادگی پہ لاکھوں تیری عاجزی پہ لاکھوں
ہو سلامِ عاجزانہ مَدنی مدینے والے (وسائلِ بخشش)

حالانکہ ہمارے اندر نہ عاجزی ہے اور نہ ہی باہر سادگی ہے۔ اسلامی بہنوں کے **فیشن** تو اسلامی بھائیوں سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں۔ اُن کو بھی شریعت کے دائرے میں رہ کر ایسی سادگی اور عاجزی اپنانی چاہیے جیسی کسی حیادار عورت کو زیب دیتی ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو عاجزی کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

ہر کام میں اچّھی نیّت کرنا کیسا؟

سُوال: اچّھی نیّت کی کیا اَہمیت ہے؟ نیز کیا ہر کام میں اَچّھی نیّت کرنی چاہیے؟

---

1 ......ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ۶۴۱ ماخوذاً۔

2 ......یہ اور اس کے بعد والا سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جوابات امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا فرمودہ ہی ہیں۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

www.dawateislami.net

جواب: جی ہاں! ہر کام میں اچّھی نیّت کرنے کی عادت بنانی چاہیے۔ مباح کام جس میں نہ ثواب ہوتا ہے اور نہ گناہ، اگر اُسے کرنے سے پہلے اچّھی نیّت کرلیں گے جبکہ اچّھی نیّت کرنے کا موقع بھی ہو تو اُس کام کا بھی ثَواب مِلے گا[1] مُباح کام اگر بُری نیّت سے کئے اور وہ بُری نیّت گناہوں بھری ہے تو گُناہ ملے گا، جبکہ اگر مُباح کام اچّھی نیّت سے کئے اور وہ اچّھی نیّت ایسی ہے جس پر ثواب ملتا ہے تو ثواب ملے گا۔[2] اِس بات کا خیال کرنا ہے۔

کاش! ہر کام سے پہلے اچّھی نیّت کی عادت پڑ جائے۔ اِس میں تَکَلُّف کر کے عادت بنانی پڑے گی، جب عادت بن جائے گی تو نیّت کرنا آسان ہو جائے گا، جیسے پانی پینا ثواب کا کام نہیں، صرف مُباح ہے۔ اب اگر پانی پینے سے پہلے یاد آجائے اور بندہ نیّت کرلے کہ پانی کے ذریعے عبادت پر قوّت حاصل کروں گا تو اِس مُباح عمل پر ثواب ملے گا۔ یہ حقیقت ہے کہ پانی سے قوّت حاصل ہوتی ہے، کیونکہ اگر آپ پیاس کی شدّت میں نماز پڑھیں گے تو آپ کا دِھیان بار بار پانی کی طرف جائے گا۔ اگر پانی پی لیں گے تو سُکون سے نَماز اَدا کرلیں گے۔ پانی صحّت کے لئے بھی ضروری ہے۔ جس طرح پودے کو پانی نہ دیا جائے تو وہ مُرجھا جاتا ہے اِسی طرح بَدَنِ اِنسانی کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ پانی کم پینے سے بدن کو نقصان ہوتا ہے۔ اِسی طرح کھانا کھانے، پھل کھانے اور دوا کھانے میں بھی اچّھی نیت ہو سکتی ہے کہ عِلاج کرنا سُنّت ہے، میں عِلاج کے لئے فُلاں دَوا استعمال کر رہا ہوں۔ اِس میں اِتّباعِ سُنّت کی نیّت کرے اور یہ بھی نیّت کرے کہ دَوا کے ذریعے عبادت پر قوّت حاصل کروں گا، کیونکہ بیمار آدمی کا عبادت میں دِل نہیں لگتا۔ اِسی طرح اگر نیّت میں مبالغہ کروں تو قدم اُٹھانے کی نیّت، قدم رکھنے کی نیّت، قدم آگے بڑھایا تو نیّت اور قدم پیچھے ہٹایا تو اِس کی بھی نیّت ہے۔ کہیں درس و بیان کیا تو نیّت، بیان سنا تو نیّت، طالبِ علم نے کتاب اُٹھائی تو نیّت، رکھی تو نیّت، کتاب کھولی تو نیّت، کتاب بند کی تو نیّت، اُستاد نے کتاب پڑھائی تو نیّت، سبق سمجھایا تو نیّت اور سبق کا خلاصہ کیا تو اس کی بھی نیّت کرنی چاہیے کہ جتنی اچّھی نیّتیں ہوں گی اِنْ شَآءَ اللہ اُتنا ثواب بڑھتا جائے گا۔

---

1. ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۲۴۹۔
2. ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۶۱۳۔

www.dawateislami.net

اچھی اچھی نیتیں

اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "جس عمل میں 10 نیتیں ہو سکتی ہوں وہاں صرف ایک نیّت کرنا بھی حماقت ہے کہ اُس نے نفع میں نقصان کر دیا ہے۔"(1) اچھی نیّت بڑے فائدے کی بات ہے، اِس سے ثواب کا ڈھیر ہو جاتا ہے اور اس میں کوئی خاص محنت بھی نہیں ہے، بس نیّت کا ذہن بنانا ہے۔ آیئے! کچھ اچھی اچھی نیتیں ہم بھی کر لیتے ہیں: ❁ ہر سال حج کروں گا۔ اگر حج کے اسباب نہ ہوئے اور توفیق نہ ملی پھر بھی نیّت کا ثواب ملے گا۔ اِس کے علاوہ یہ نیّت کر لیں کہ ❁ پانچوں نمازیں باجماعت ادا کروں گا۔ اب اگر کسی وجہ سے کبھی جماعت چھوٹ گئی تو اِس نیّت کا ثواب ملے گا۔ اِسی طرح یہ نیّت کریں کہ ❁ ہر رمضان کے روزے رکھوں گا ❁ زکوٰۃ فرض ہوئی تو مکمّل اَدا کروں گا ❁ قربانی واجب ہوئی تو خوش دلی کے ساتھ قربانی کروں گا ❁ ہفتہ وار اِجتماع میں شرکت کروں گا۔ لاک ڈاؤن کی وجہ سے مَدَنی چینل پر ہی شرکت ہو سکتی ہے، جب لاک ڈاؤن کھل جائے گا تو اِسلامی بھائیوں کے ساتھ مسجد میں شرکت ہو سکے گی۔ ❁ مَدَنی مُذاکرہ بھی دیکھوں گا ❁ ہر مہینے تین دن مَدَنی قافلے میں سَفَر کروں گا ❁ جتنا قرآنِ کریم روز پڑھ سکتے ہیں، مثلاً ایک پارہ، دو پارہ، آدھا پارہ، اتنا پڑھنے کی نیّت کر لیں ❁ 1200 دُرُود شریف روزانہ پڑھوں گا یا روزانہ 313 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھوں گا ❁ جہاں جہاں موقع ملے گا نیکی کی دعوت دوں گا ❁ جہاں گناہ سے بچانا واجب ہوا ضرور بچاؤں گا ❁ اس کام میں سُستی نہیں کروں گا۔ جیسے کسی نے نماز میں پاؤں کی اُنگلیاں دُرُست نہیں رکھیں اور آپ نے دیکھ لیا تو اُس کا تھوڑا اِنتِظار کر لیں اور اُسے سمجھا دیں، جبکہ ظنِّ غالب ہو کہ سمجھاؤں گا تو مان جائے گا۔ نیّت کا فائدہ یہ ہے کہ بالفرض عمل کرنے سے پہلے اگر زِندگی ختم ہو جائے تو بھی اچھی نیتوں کا ثواب ملے گا۔

نماز میں جلسہ اور قومہ مکمّل کرنا چاہیے

اسی طرح دو سجدوں کے درمیان جلسہ ہوتا ہے اُس میں اپنے آپ پر بھی غور کریں کہ جلسہ صحیح کرتے ہیں یا نہیں؟

---

1 ..... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۱۵۷۔

www.dawateislami.net

دو سجدوں کے درمیان جلسہ کرنا واجب ہے۔[1] اگر جلسہ نہ کیا تو نماز ناقص ہو گی۔ نفل پڑھے اور اور جلسہ نہیں کیا تو وہ نفل واجبُ الاِعادہ ہیں،[2] اگر دوبارہ اَدا نہ کیے تو گُناہ گار ہوں گے۔ اگر جہالت کی وجہ سے نہیں پڑھے تو بھی اِس سے جان نہیں چھوٹے گی کہ نماز کے ضروری مسائل سیکھنا فرض ہے[3] اور جلسہ نماز کے واجبات میں سے ہے۔[4] اگر میں کہوں کہ اکثریت جلسہ نہیں کرتی، بلکہ کئی مذہبی لوگ بھی پُورا جلسہ نہیں کرتے تو یہ غلط نہیں ہو گا۔ بعضوں کو یہ سمجھ نہیں آرہی ہو گی کہ جلسہ کیا ہوتا ہے؟ کیونکہ اسٹیج پر جہاں مولانا صاحب خطاب کرتے ہیں اُسے بھی جلسہ کہتے ہیں۔ نماز میں دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو بھی جلسہ کہا جاتا ہے[5] اور جلسے میں ایک مرتبہ سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مقدار بالکل سیدھا بیٹھنا واجب ہے۔[6] آج کل لوگ اِس طرح نہیں بیٹھتے، بس سجدے سے اُٹھتے ہی فوراً دوبارہ سجدے میں چلے جاتے ہیں، یا اگر رُکتے بھی ہیں تو سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مقدار نہیں رکتے۔ زہے نصیب! کوئی کمر سیدھی رکھ لے تو کیا بات ہے۔ اس میں خود کو Serious (یعنی سنجیدہ) ہونا پڑے گا اور کسی اِسلامی بھائی کی ذِمّہ داری لگانی پڑے گی کہ وہ آپ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھے، آپ کی تفتیش کرتا رہے اور آپ کی غلطیاں بتاتا رہے۔ یُوں ہمیں اپنی نمازیں دُرُست کرنی ہوں گی۔ اب اگر کسی کو جلسہ غلط کرتے ہوئے دیکھا اور ظنِّ غالب ہے کہ سمجھانے پر مان جائے تو اُسے سمجھانا واجب ہے،[7] لیکن سمجھانے کا طریقہ یہ ہو کہ آپ اُسے پیار و محبّت سے سمجھائیں، جیسے یُوں کہیں: "اگر میری نِگاہوں نے خطا نہیں کی تو میں نے آپ کی یہ غلطی دیکھی ہے اور میں نے بہارِ شریعت یا نماز کے اَحکام میں اِس طرح پڑھا ہے۔" اِس طرح محبّت سے سمجھانے پر

---

1 ......درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب قد یشار الی المثنی...الخ، ۲/۱۹۳۔

2 ......درمختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ۲/۶۵۵۔

3 ......فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۶۲۴ ملخصاً۔

4 ......درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب قد یشار الی المثنی...الخ، ۲/۱۹۳۔

5 ......بہار شریعت، ۱/۵۱۸، حصّہ: ۳۔

6 ......درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب قد یشار الی المثنی...الخ، ۲/۱۹۳۔

7 ......احیاء العلوم، کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، الباب الثالث، ۲/۴۱۲ ماخوذاً۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۲/۱۱۸۸۔

www.dawateislami.net

اِنْ شَآءَ اللہ وہ مان جائے گا۔ ایک بار سمجھانے سے اُس کی عادت تو نہیں جائے گی، تاہم آپ کے اُسے سمجھانے کا فرض اَدا ہو جائے گا۔ رُکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا بھی واجب ہے،(1) حالانکہ ہر ایک سیدھا کھڑا نہیں ہوتا۔ جلسے اور قومے میں ایک بار سُبْحٰنَ اللہ کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔(2) اگر رُکوع کے بعد پورا کھڑا ہو کر رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہا، اسی طرح سجدے کے بعد سیدھا بیٹھ کر رَبِّ اغْفِرْلِی یا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کہہ لیا تو سُبْحٰنَ اللہ کی مقدار پوری ہو جائے گی۔

مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنا کیسے آسان ہو سکتا ہے؟

سُوال: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 72 مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ ترمیم و اِضافے کے بعد منظرِ عام پر آچکا ہے یہ اِرشاد فرمائیے کہ مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنا کیسے آسان ہو سکتا ہے؟ (رُکنِ شوریٰ)

جواب: اگر مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنا آسان ہو جائے تو سارے ولی بن جائیں۔ لیکن صرف عمل سے کوئی ولی نہیں بنتا، اللہ پاک کی عطا سے ولی بنتا ہے۔ عمل کرنا بہت مشکل کام ہے، کیونکہ شیطان اور نفس اپنا زور لگا رہے ہوتے ہیں۔ اب اگر کوئی اِن دونوں بلاؤں سے نکل کر عمل کرنے میں کامیاب ہو گیا تو مدینہ مدینہ! گناہوں پر تو نفس و شیطان تھپکی دے رہے ہوتے ہیں، اِس لئے آسانی سے گناہ ہو جاتے ہیں۔ اگر نیکیاں کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو اُن میں اِخلاص باقی نہیں رہتا اور رِیاکاری داخل ہو جاتی ہے، نیز نفس و شیطان اُس میں طرح طرح کی خرابیاں ڈال دیتے ہیں۔ اللہ کریم ہمیں نفس و شیطان پر غلبہ عطا فرمائے اور ہمارے لئے نیکیوں پر عمل کرنا آسان ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

سرورِ دیں لیجے اپنے ناتُوانوں کی خبر
نفس و شیطاں سیِّدا! کب تک دباتے جائیں گے (حدائقِ بخشش)

❊❊❊❊❊

(1) درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب قد یشار الی المثنی... الخ، ۲/۱۹۳۔
(2) درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب قد یشار الی المثنی... الخ، ۲/۱۹۳۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	امیرِ اَہلِ سُنّت کی جامعۃ المدینہ کے طلبہ کو وصیت	12
کرنٹ یا آگ لگنے کی صُورت میں بچاؤ کا طریقہ	1	کیا گھڑی بھر کی صحبت کا بھی حق ہوتا ہے؟	13
ایکسیڈنٹ اور دھماکوں میں عوام کا اَنداز	2	بجلی کا اِسراف	14
جب امیرِ اَہلِ سُنّت کے گھر میں آگ لگی	3	طلبہ مستقبل کے راہ نُما ہوتے ہیں، اِنہیں باعمل ہونا چاہیے	15
بخل اور اِسراف میں فرق	4	کھانا کھاتے وقت سنجیدہ ماحول ہونا اچھا ہے	15
غَسّال کا نماز کی اِمامت کرنا کیسا؟	5	کیا ”دورۂ حدیث“ علم حاصل کرنے کا آخری سال ہوتا ہے؟	16
جہیز کو لعنت کہنا کیسا؟	5	کیا ہر مَدَنی اور مَدَنِیّہ کو تَخَصُّص کرنا چاہیے؟	16
جہیز کی خرابیاں ختم کرو!	6	درسِ نظامی کے بعد اِسلامی بہن کیا کرے؟	17
اِمام مالِک کا حدیث بیان کرنے کا اَنداز	7	مَدَنی اور مَدَنِیّہ کیسے خاندان میں شادی کریں؟	17
دُوسروں کا خیال رکھئے	8	عُلَما کا لباس کیسا ہونا چاہیے؟	18
پتنگ اُڑانا کیوں منع ہے؟	9	ہر کام میں اچّھی نیّت کرنا کیسا؟	18
جہری نمازوں میں ”آیاتِ سجدہ“ تِلاوت کرنا کیسا؟	10	اچّھی اچّھی نیّتیں	20
بھاری مال کو ہلکا یا ہلکے مال کو بھاری کہہ کر بیچنا کیسا؟	10	نماز میں جلسہ اور قومہ مکمّل کرنا چاہیے	20
جھوٹ بولنا مُنافِق کی علامت ہے	11	مَدَنی اِنعامات پر عَمَل کرنا کیسے آسان ہو سکتا ہے؟	22
صرف کورس کرنا یا سَنَد حاصل کرلینا عالم و مفتی بننے کے لئے کافی نہیں	11	❁❁❁	

❁❁❁❁

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفیٰ	مطبوعات
تفسیر طبری	ابو جعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر روح البیان	امام اسماعیل حقی البروسوی، متوفی ۱۱۲۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
تفسیر کشاف	امام جادُاللّٰہ محمود بن عمر زمخشری، متوفی ۵۲۸ھ	مکتب الاعلام الاسلامی ۱۴۱۴ھ
بخاری	امام ابو عبد اللّٰہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت
مسند إمام أحمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
فردوس الأخبار	شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
فیض القدیر	علامہ عبد الرؤوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ ھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰے	قاضی عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	دار الفکر بیروت
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
احیاء العلوم (مترجم)	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
الحدیقۃ الندیۃ	علامہ عبد الغنی النابلسی، متوفی ۱۱۴۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت

❁❁❁❁

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ۞ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ ”**غور و فکر**“ کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مدنی انعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مدنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net